O

ہم تو سمجھے ہو گئے روشن ہمارے بخت، دوست
آج اک درویش نے ہم کو دیا ہے وقت، دوست

دوستی میں جبر مَیں برداشت کر سکتا نہیں
آپ میرے سخت دشمن بن رہے ہیں سخت، دوست

تم کہو کس کی قدر ہو کس سے بے زاری یہاں
صاحبِ کردار دشمن اور ابن الوقت، دوست

https://emad-ahmad.com/

آپ کی پوشاک ہے ریشم کے تاروں سے بنی
اور بڑھانا چاہتے ہیں صوفیوں سے ربط، دوست

ساتھ رہنا تھا تو پیمانِ وفا میں قید تھے
اب مجھے آزاد کر دو، اُٹھ چکا ہے رخت، دوست

رنج نے مانوس کر ڈالا ہے اپنے آپ سے
دل خوشی سے کٹ رہا ہے، ہو رہا ہے لخت، دوست

آپ کے سینے میں بھی کچھ راز ہیں، میرے بھی ہیں
دیکھتے ہیں کھولتا ہے کون، کیا، کس وقت، دوست!

بخش دیتا ہے زمانہ دوستوں کے سات خون
گِن کے دیکھا ہے تو پورے ہو گئے ہیں ہفت، دوست

https://emad-ahmed.com/

عقل والے کیا سمجھ پائیں گے ان باتوں کے راز
وجد والوں کو بھی ہے درکار تھوڑا خبط، دوست

بے سر و سامانیاں، اُجڑا ہوا دل، اُس پہ آپ
کر رہے ہیں اور غم سینے کے اوپر ثبت، دوست

جب سبھی سے اعتبار اُٹھ جائے تب کہنا ہمیں
ساتواں در کھول دیں گے آپ پر اس وقت، دوست

آپ نے مجھ کو سکھائے گُر حکومت کے عماد
پیر کے نیچے سے کھینچا آپ ہی نے تخت ،دوست

https://emad-ahmad.com/